مولای صلِّ وسلِّم دائماً ابداً — درسِ حدیث — علٰی حبیبک خیر الخلق کلّھم

حضرتِ اقدس پیرومرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

نبی علیہ السلام کی اِرشاد فرمودہ دواؤں کی معجونِ مرکب ہونی چاہیے
مریض کی عمر کی رعایت میں حکمت ۔ ''سنا'' میں شفاء ہے
شُبْرُمْ بہت گرم ہے ۔ اِسہال کا بہتر طریقہ

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 60 سائیڈ A 1986 - 07 - 11)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

یہ ذکر ہو رہا تھا کہ جنابِ رسول اللہ ﷺ نے کچھ دوائیں بتلائی ہیں اُن میں ایک تو شہد ہے ایک کلونجی ہے ایک قُسطِ بحری ہے یہ جڑی بوٹیوں میں سے ہے۔ اُور ایک خون کا نکلواتے رہنا ہے۔ اُور اِس کے علاوہ بھی باتیں بتلائی ہیں مثلاً ذَاتُ الْجَنْبِ یعنی نمونیہ اِس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے پسند فرمائی ہے ایک دواء، اُس کے بارے میں ایسے الفاظ تو نہیں ہیں کہ یہ شفاء ہے بلکہ منجملہ دواؤں کے اُس کو پسند فرمایا گیا ہے اُس کی تعریف فرمائی گئی ایک شہد اُور ایک وَرَس۔ یہ وَرَس جو ہے اِس کو ''کُسُمْ'' کہتے ہیں اِس سے رنگا بھی جاتا ہے کپڑا۔

زعفران اُور کُسُمْ ایک چیز ہیں :

اُور اِس کے بارے میں یہ بھی لکھا ہے کہ زعفران اُور یہ ایک ہی چیز ہیں، آب و ہوا کے فرق سے یہ

وَرَس بن جاتی ہے اَور جہاں کہیں اِس کے راس آجائے آب و ہوا وہیں یہ بوٹی زعفران بن جاتی ہے اِن دو چیزوں کو استعمال فرمانا نمونیہ میں مفید ہے، اَور دواؤں کے ساتھ شامل کرلیا جائے اَور دوائیں استعمال کی جائیں اُن کے ساتھ کچھ جز یہ بھی ہو جائے وَرَس ہے اَور یہ روغنِ زیتون یہ اِرشاد فرمایا پسند ہے۔ وہاں قاعدہ یہ تھا کہ وہ جُلّاب لیتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت اسماء بنتِ عُمیس؄ سے پوچھا۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا اَور ہجرت :

حضرت اسماء بنتِ عُمیس رضی اللہ عنہا بہت سمجھ دار تھیں بہت ذہین اَور بہت تیز مزاج تھا یہ حبشہ ہجرت کر کے گئیں اَور ایسے ہوا کہ یہ تھیں کشتی میں جس میں ابوموسیٰ اَشعری رضی اللہ عنہ، اَشعری حضرات تھے وہ آنا چاہتے تھے اِدھر مگر ہوا کا رُخ ہوا دُوسری طرف مغربی جانب تو اِن کی کشتی اِدھر مشرقی ساحل پر سعودی عرب جہاں ہے وہاں لگنے کے بجائے مغربی ساحل پر لگی جاکے تو حبشہ پہنچ گئے یہ پھر وہاں سے سفر کیا تو یہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو یہ حضرتِ اسماء رضی اللہ عنہا گھر میں اَندر بیٹھی تھیں رسول اللہ ﷺ کے یہاں ملنے آئی تھیں کہ اِتنے میں حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ آئے اُنہوں نے پوچھا کہ کون ہے گھر میں۔ بتایا اسماء ہیں اُنہوں نے کہا اَلْحَبْشِیَّةُ هٰذِهٖ اَلْبَحْرِیَّةُ هٰذِهٖ یہ وہی ہیں جو حبشی ہیں اَور سمندر کا سفر کیے ہوئے ہیں تو اُنہوں نے کہا کہ ہاں۔ اَب حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ نے اِن کو چھیڑ دیا اَور یہ کہا کہ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ ہم نے تم سے پہل کی ہجرت میں۔

ہجرت بہت مشکل کام ہے :

ہجرت خاصا مشکل کام ہے سب رشتہ داروں کو دوستوں کو گھر بار کو در و دیوار کو سب کو دیکھ کر آدمی رُخصت ہو کہ میں جا رہا ہوں بس اَب اِدھر آنا ہی نہیں، بہت مشکل کام ہے اَور ایسی جگہ جہاں کوئی سرو سامان بھی نہیں نظر آتا ہو کہ کوئی خوشحالی ہوگی کوئی سہولت میسر ہوگی سوائے اِس کے کہ عبادت کی آزادی مل جائے گی اِسی لیے ہجرت فرض کی گئی تھی۔

ہجرت نہ کرنے والوں کا ٹھکانہ جہنم :

اَور جنہوں نے ہجرت نہیں کی اُن کے بارے میں وعید آئی ہے قرآنِ پاک میں اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰهُمُ

الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ہم تو کمزور تھے زمین میں یہ جواب دیں گے وہ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ملائکہ جب اُن کی قبض کرنے آتے ہیں رُوح ایسے لوگوں کی تو اُن سے یہ پوچھتے ہیں کہ کیا اللہ کی زمین میں کشادگی نہیں تھی واسع نہیں تھی وہاں ہجرت کر کے کیوں نہیں گئے؟ فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا بہت سخت الفاظ ہیں کہ اِن کا ٹھکانہ جہنم ہے اَور بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ ہاں واقعۃً جو ضعیف ہیں مرد ہوں یا عورتیں اُن کے لیے رُخصت دے دی کہ وہ مجبور ہیں آ ہی نہیں سکتے لیکن جو ہجرت کر سکتے تھے اَور ذرا کوتاہی کی بس اُن کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

مہاجرین کا ثواب دوگنا :

اَب جب ہجرت فرض ہوگئی تو اہلِ ہجرت کو ثواب بھی ڈبل ملتا تھا مکہ مکرمہ سے جو لوگ گئے تھے اُن کو دوہرا ثواب ملتا تھا مدینہ منورہ میں، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں اِس طرح کے آدمی کو اَور خود رسول اللہ ﷺ کو، ایک تو اپنی نماز کا یہاں مدینہ شریف میں مسجدِ نبوی ﷺ کا ثواب اَور ایک مسجدِ حرام کا جیسے کہ وہ وہیں ہیں کیونکہ وہاں سے نکالنا جو ہوا ہے وہ تو بلا حق کے ہوا ہے اَلَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ کوئی حق نہیں تھا کہ اُنہیں گھر سے نکالیں اپنے وطن سے بے وطن کریں اُنہیں نکال دیں جان مال کی حفاظت کے بجائے اُن کو غیر محفوظ بنا دیں، نہ اُن کی جان محفوظ ہو نہ مال محفوظ ہو نہ جائیداد محفوظ ہو جائیدادیں سَلب کر لیں سب کچھ سلب کر لیا اَور ختم بلکہ اِنعام مقرر کر دیا کہ جو اِن کو کسی بھی حالت میں لے آئے یہاں، اُس کو یہ اِنعام ہوگا یہ تو اعلانِ جنگ ہو گیا ایک طرح سے وہاں جا نہیں سکتے اُن سے بات کا کوئی ذریعہ نہیں رہا نامہ و پیام نہیں رہا کچھ نہیں رہا تو پھر مسلمانوں کو اجازت دی گئی کہ تم جہاد کر سکتے ہو وہ کفار اَب حفاظت اپنی خود کریں اِس لیے بدر کے موقع پر جہاد ہوا ہے اَور جب لڑائی چھڑ جائے تو (اپنی) حفاظت کرنا خود اُن کفار کا اپنا ذمّہ ہے ہمارے ذمّہ نہیں ہے کہ ہم حفاظت کریں اُن کے سامان کی۔

حضرت عمرؓ پر حضرت اسماءؓ کا غصہ اَور دربارِ عالی میں پیشی :

تو اَب حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ نے اِن کو چھیڑ دیا تھا کہ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ فَنَحْنُ اَحَقُّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْكُمْ ہم زیادہ قریب ہیں حق رکھتے ہیں زیادہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قرب کا

تمہاری بہ نسبت ۔ یہ کہنے لگیں کہ یہ کیا بات کری تم نے ، یہ تو ہم لوگ تھے بہت دُور زمین میں اَلْبُعْدَآءِ وَالْبُغْضَآءِ ایسے لوگ جن سے محبت نہیں بلکہ مبغوض غیر مانوس ہم اُنہیں رکھتے ہیں بُعَدَا سرزمین ہے بہت دُور فاصلہ بہت اُس زمین میں تھے اُور تم تھے رسول اللہ ﷺ کے قریب یُطْعِمُ جَآئِعَكُمْ وَ یَعِظُ جَاهِلَكُمْ کسی کو آتا نہیں تو وہ مسئلہ بتا سکتے تھے ہمیں مسئلہ نہیں آتا تھا ہم بے چین رہتے تھے اُور تمہیں کسی کو بھوک لگتی ہے تو وہ رسول اللہ ﷺ انتظام کر دیتے ہیں ہمارے لیے کیا انتظام تھا ایسا وہاں؟ یہ باتیں اِنہوں نے کہیں اُور کہنے لگیں نہ میں کھاؤں گی نہ میں پیوں گی جب تک میں رسول اللہ ﷺ سے یہ بات نہ کرلوں کہ کیا ایسے ہے واقعی کہ ہمیں جو ہجرت میں دقّت ہوئی دیر ہوئی تو ہم پیچھے رہ گئے ثواب میں بھی باوجود اِس مشکل کے، قسم کھالی نہ کھاؤں گی نہ پیوں گی جب تک یہ پوچھ نہ لوں اُور لَآ اَزِیْغُ بالکل کوئی کج بیانی نہیں کروں گی جو کہا ہے جو بات ہوئی ہے وہی دوہراؤں گی بڑی خفا ہوئیں۔

دربارِ نبوی سے تسلی بخش جواب پر جشن :

تو رسول اللہ ﷺ جب تشریف لائے تو پھر اِنہوں نے بات کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لَیْسَ بِاَحَقَّ بِیْ مِنْكُمْ او کماقال علیه السلام حضرت عمر نے جو کہا ہے کہ وہ تم سے زیادہ اِس اعتبار سے میرے قریب اُور میرے نزدیک حق والے ہوگئے یہ تم سے زیادہ (اُور پڑھ کر) نہیں لَیْسَ بِاَحَقَّ بِیْ مِنْكُمْ [1] او کماقال علیه السلام تو اَب یہ بات اِتنی خوشی کی ہوگئی اِن کو حاصل کہ ایک سند مل گئی جنابِ رسول اللہ ﷺ کے قرب کی ، تو اِتنی خوش یہ بھی اُور جتنے اِن کے ہجرت کے ساتھی تھے سب کے سب گروہ دَر گروہ آتے تھے اُور سنتے تھے (اور کہتے) دوبارہ سناؤ ساری بات سناؤ ، یہ تو اُن کے لیے بہت ہی خوشی کی چیز بن گئی۔

یہ حضرتِ اسماء بنتِ عُمیس رضی اللہ عنہا ہی وہ ہیں جن سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (ان کے شوہر حضرت جعفرؓ کی شہادت کے بعد) شادی کر لی تھی اُور اِنہی سے پیدا ہوئے ہیں محمد ابن ابی بکر اُور انہی سے حضرتِ علی رضی اللہ عنہ نے شادی کر لی تھی بعد میں ، تو محمد ابن ابی بکر حضرتِ علی رضی اللہ عنہ کے سوتیلے بیٹے بھی ہوئے ، بہرحال بہت ذہین بہت تیز ذہن پایا تھا۔

---

[1] بخاری شریف ج ۲ ص ۶۰۷ کتاب المغازی

اِسہال کا طریقہ.....سنا کو پسند اَور شُبرم کو ناپسند فرمایا :

یہ بتلاتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اِن سے پوچھا کہ تم اگر ضرورت پڑتی ہے مسہل لینے کی تو کس چیز سے مسہل لیتی ہو بِمَا تَسْتَمْشِیْنَ کہنے لگیں کہ بِالشُّبْرُمِ یہ گھاس ہے مگر بہت تیز جیسے کوئی کہہ دے کہ جمال گوٹا ہمارے یہاں جیسے استعمال ہوتا ہے وہ ذرا سا بھی کھا لیا جائے تو بس ایک مصیبت آجاتی ہے سنبھالنا مشکل ہو جاتا ہے مریض کو اَور سُمُومِ قاتلہ میں سے ہے کہ ختم ہی کر دے مریض کو ایسے زہروں میں شمار کیا ہے اگرچہ تریاق اُس کے ہیں۔

جمال گوٹا اَور سبق آموز واقعہ :

مجھے ایک بہت نیک آدمی ہیں وہ قصہ اپنا سناتے تھے کہ میرے پاس ایک آدمی آیا کرتا تھا اَور ہماری تھی دُکان عطّاری کی اَور وہ دواؤں کا شوقین تھا وہ روز آجاتا تھا کہ میری طبیعت خراب ہے کوئی دوا دے دیجیے مطلب اُس کا ہوتا تھا کوئی خمیرا کوئی مزیدار دوا جو ہوتی ہے وہ کھالے۔ بڑا تنگ کیا اُس نے۔ تو ایک دن کہتے ہیں کہ میں نے اُسے جمال گوٹا ملا کے دے دیا۔ اَب جمال گوٹے کے بعد جو اُسے اسہال آنے شروع ہوئے ہیں تو وہ تو باہر نہیں آنے پاتا تھا کہ پھر ضرورت ہو جاتی تھی آخر کار وہ گر گیا زمین پر۔ اَب وہ کہتے ہیں کہ میں بہت پریشان ہوا کہ میں نے اِسے یہ دے تو دیا ہے یہ بچے گا کیسے اَور بات بھی کھلے گی لوگوں میں۔ اُنہوں نے پھر خدا کی طرف سے یا کوئی سنی ہوئی ہوگی بات بہرحال ذہن میں یہ آئی کہ اِسے یہ جو ''بیل گری'' ہوتی ہے اِس کا مُربّہ دُوں بس وہ کہتے ہیں وہ میں نے اُسے کھلایا اَور فوراً ٹھیک ہو گیا۔

تو گویا معلوم ہوا اُن کے علم میں ایک چیز آئی کہ یہ اِس کا تریاق ہے اَور بھی کچھ چیزیں ایسی ہوں گی ضرور جو حکیموں کو معلوم ہوں گی باقی یہ بھی ایک چیز ایسی ہے کہ جو فوری طور پر فائدہ دیتی ہے تو وہ بچ گیا اَور یہ بھی بچ گئے اِنہوں نے بھی شکر کیا تو یہ (شبرم) تیز دوا تھی یہ استعمال میں لاتے تھے جب مسہل کی ضرورت پڑتی تھی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا یہ سن کر کہ حَارٌّ جَارٌّ ایک تو گرم ہے یہ اَور ایک یہ کھینچ لیتی ہے یعنی جسم سے اُن اجزاء کو بھی لے جاتی ہے ساتھ کہ جو اجزاء جدا نہ ہونے چاہئیں اَور خاص طور پر اُن اجزاء کے خارج ہونے سے ضعف پیدا ہوتا ہے۔

مریض کی عمر کا لحاظ رکھنے کی حکمت :

اطباء جو علاج کرتے تھے فالج کا اور دُوسری چیزوں کا مُنْضِجْ [۱] مسہل وغیرہ دیتے تھے تو اُس میں عمر کا لحاظ رکھتے تھے کہ اِس عمر میں بَدَلِ مَا یَتَحَلَّلْ پیدا ہوسکتا ہے یعنی جو چیز تحلیل ہوئی ہے اُس کا بدل ہوجائے پیدا اَور کس عمر میں یہ حالت ہوتی ہے کہ جو اجزاء تحلیل ہوجائیں اُن کا بدل نہیں ہوتا پیدا تو تمام چیزوں کی رعایت رکھتے ہوئے مسہلوں سے علاج کرتے تھے۔ (تو رسول اللہ ﷺ نے شبرم کو) ناپسند فرمایا اَور یہ فرمایا کہ نہیں ایسے نہ کرو۔ تو پھر کہتی ہیں کہ مجھے ضرورت پڑی مسہل ہی کی تو میں نے مسہل لیا ''سنا'' سے اَور ''سنا'' کا ذکر کیا رسول اللہ ﷺ سے تو آپ نے بہت پسند فرمایا اور یہ فرمایا لَوْاَنَّ شَیْئًا کَانَ فِیْهِ شِفَآءٌ مِنَ الْمَوْتِ لَکَانَ فِی السَّنَا [۲] اگر کسی چیز میں موت سے شفا ہوتی تو سنا میں ہوتی۔ اور سنا مکی کا یہاں نام سنتے ہیں استعمال میں آتا ہے یہ نام۔

بہرحال کچھ دوائیں ہیں ایسی جن کا ذکر معتبر کتابوں میں موجود ہے اَور رسول اللہ ﷺ نے اُن کو پسند فرمایا ہے۔ کوئی آدمی اگر اِن ساری چیزوں کا مرکب تیار کرلے جو حدیث میں آئی ہیں کوئی معجون سا ایسا بنالے تو میرا خیال ہے یہ بہت مفید چیز بن سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو جنابِ رسول اللہ ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرنے کی توفیق دے اَور آخرت میں ساتھ عطا فرمائے۔

---

[۱] وہ دوا جو مواد کو پکا کر جسم سے قابلِ اخراج کرے۔ [۲] مشکوۃ شریف ص ۳۸۸